حکمرانوں اور فوج نے امریکہ اور مغرب کیساتھ مل کر جو شرمناک کردار ادا کیا ہے اور اپنی ساری حمیت اور خودداری امریکی ڈالروں کے عوض فروخت کر دی ہے۔ یہ عتاباتِ خداوندی اسی کا مظہر ہیں۔ جس زمین پر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا خون دونوں طرف سے روزانہ بہایا جارہا ہو اس خون کے دھبوں کو دھونے کیلئے شاید پانی کے ایک بڑے سیلاب کی ضرورت تھی ۔ میں اگر کچھ سوختہ ساماں ہوں تو یہ روزِ سیاہ خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغاں نے مجھے

طرفہ تماشہ یہ کہ ملک وملت کو امریکی غلامی کا کوئی احساس بھی اب نہ رہا' وہ عیش وراحت اور مادی ضرورتوں کے ایسے مخمل وکمخواب میں مدہوش ہوگئے ہیں کہ ان کو ایسے عظیم سیلاب بھی نہ جگا سکتے ہیں اور نہ ہلا سکتے ہیں۔ شاید حکمران اور قوم اتنے زیادہ بہرے ہوگئے ہیں کہ ڈر یہ ہے کہ صورِ اسرافیل بھی بڑی مشکل سے ان کی غفلت' مستی' مدہوشی اور خواب خرگوشی کو توڑ سکے۔ ــــــ بہرحال دارالعلوم حقانیہ نے الحمدللہ حسب سابق اپنے مسلم بھائیوں کے لئے دارالعلوم کے تمام ہاسٹلز' اساتذہ کے کوارٹرز' مہمان خانے' درسگاہیں اور سکول کے تمام کمرے پہلے ہی دن کھول دیئے' اور لٹے پٹے لوگوں کے لئے دو وقت کے کھانے' پینے کا صاف پانی اور خصوصاً جنریٹرز کی موجودگی کی وجہ سے بجلی کی سہولیات بھی ہزاروں مستحقین کے لئے وقف کر دیں۔ اور خصوصاً سیلاب کے بعد وبائی امراض کی کثرت کی وجہ سے ایک بڑا میڈیکل کیمپ بھی دارالعلوم میں قائم ہے جو روزانہ پانچ سو متاثرین کو مفت طبی معائنہ اور ادویات فراہم کررہا ہے۔ الحمدللہ آج سترہ دن ہو چکے ہیں اور ہزاروں متاثرین کو دارالعلوم نے بہ نصرت خداوندی پناہ دی ہوئی ہے۔ اس کیساتھ ساتھ اکوڑہ خٹک کے ملحقہ علاقوں میں بھی میڈیکل کیمپس اور خشک غذائی اجناس بھیجی جارہی ہیں۔ اب سب سے زیادہ اہم کام ان علاقوں میں غریبوں کے تباہ حال گھروں کی تعمیر نو کا مرحلہ ہے جو نااہل اور کرپٹ حکومت کے بس کی بات نہیں۔ اہل خیر حضرات سے دلی گزارش ہے کہ وہ خود ان علاقوں میں آئیں اور غریبوں کے جھونپڑوں کی تعمیر نو میں انکا بھرپور ساتھ دیں۔

یادگار اسلاف' مردِ درویش مولانا قاضی عبداللطیف صاحبؒ کی جدائی

گزشتہ دنوں پاکستان اور خصوصاً صوبہ پختونخوا سے ایک ایسی بڑی ہستی ہم سے ہمیشہ کے لئے اٹھ گئی جس کی تلاش میں ایک نہیں ہزاروں سورج بھی جلا کر ڈھونڈنے نکلیں تو اس کا ملنا اب محال ہے۔

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

وضع داری' وفا شعاری اور اصول پرستی اس ہردلعزیز شخصیت کے ایسے منفرد عناصر ترکیبی تھے جس سے آج کے زمانے کے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے پیکر خالی ہیں۔ حضرت قاضی عبداللطیفؒ ایسی روشن شمع محفل تھی جو جس

بزم میں گئی ساری انجمن کی رونقیں اسی شخصیت کے اردگرد منتقل ہو جاتیں۔ خدا نے ایسا نورانی چہرہ عطا فرمایا تھا کہ آپ کو دیکھ کر خداوند کا جمال اور اس کی کبریائی اور عظمت انسان کے سامنے اور نکھر جاتی۔ شخصیت ایسی جاذب نظر کہ ہر آنکھ اور ہر نظر آپ کی گرویدہ اور معتقد ہو جاتی۔ سنجیدگی، وقار و تمکنت آپ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ چشمہ علم و ہدایت دارالعلوم دیوبند سے فیض حاصل کیا۔ پھر اپنے عظیم علمی ادارے انجم المدارس کلاچی سے درس و تدریس سے وابستہ ہو گئے۔ پھر جب جمعیت علماء اسلام کی تشکیل نو ہو رہی تھی تو حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے شانہ بشانہ آپ کھڑے ہو گئے اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ بھی آپ کی خداداد صلاحیتوں کے ایسے قائل ہو گئے کہ دن رات سفر و حضر میں آپ انکے ساتھ رہنے لگے۔ اور ڈیرہ اسماعیل خان اور ملحقہ علاقوں میں حضرت قاضی عبداللطیفؒ نے حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا ابتدائے سیاست اور انتخابات میں بھرپور ساتھ دیا۔ پھر جب بعد میں جمعیت علماء اسلام نظریات کی بنیاد پر تقسیم ہو گئی تو آپ نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ کا بھرپور ساتھ دیا۔ آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ جمعیت کے اس حصے کو میں اکابرین کے حقیقی نظریات اور سیاست برائے عبادت کا امین سمجھتا ہوں۔ اور آخر تک آپ جمعیت علماء اسلام (س) سے وابستہ رہے۔ درمیان میں کئی مشکل مرحلے آئے، بڑے بڑے استقامت کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے لیکن آپ کے پایہ استقامت میں آخر تک کوئی لغزش نہ آئی۔ جس اصولی مؤقف پر پہلے دن قائم تھے اس پر تیس سال بعد بھی قائم و دائم رہے۔ زندگی کا اکثر حصہ پارلیمان میں گزرا۔ سیاست کے قعر دریا میں پھنسے رہے۔ ضیاء الحق اور نواز شریف جیسے حکمران اور بیوروکریٹ آپ کی جیب میں رہے لیکن خودداری، قناعت اور درویشانہ فطرت پر ذاتی مفادات اور حصول زر کی ہوس کبھی غالب نہ ہوئی الغرض دامن کو تر ہونے سے بچا کے رکھا۔ راقم کی رائے میں ساری پاکستانی پارلیمانی تاریخ میں دیانتداری کی اپنی مثال آپ تھے، جنہوں نے اپنے پیش رو مرد قلندر مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم کی روایات کو قائم رکھا۔ تیس سال میں وقفے وقفے سے حکومت کے اعلیٰ ترین اداروں میں خدمات سرانجام دیں لیکن کچے مکان سے پکے مکان میں منتقل نہ ہوئے، نہ کبھی اپنی ذاتی گاڑی کے مستقل مالک بنے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کے فلسفہ کے جیتی جاگتی تصویر تھے۔ سیاست آپکا اصل میدان اور اصل موضوع تھا۔ عمر بھر اسی دشت کی سیاحی میں آبلہ پائی کی لیکن کبھی میکاؤلی والی سیاست اور سیاست برائے سیاست کے قائل نہ ہوئے۔ اپنے مشن کے ساتھ انتہائی حد تک مخلص رہے۔ تا عمر سیاست کو عبادت سمجھ کر کرتے رہے۔ شریعت بل حضرت والد صاحب مدظلہ کے ساتھ مل کر آپ نے سینٹ میں پیش کیا۔ اس کی ترتیب و تدوین میں آپ نے بڑی جانفشانی، تحقیق و جستجو اور اپنے عمیق علم اور مطالعہ سے کام لیا۔ اسکے علاوہ مجلس شوریٰ اور سینٹ میں آپ ہر اجلاس کے موقع پر کچھ نہ کچھ ملک و ملت کی بہتری کیلئے پیش کرتے۔ آپ کی جدائی سے جہاں حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم اور ان کے اہل خاندان کو صدمہ پہنچا ہے وہیں جمعیت علماء اسلام اور دارالعلوم حقانیہ بھی برابر اس عظیم غم میں تعزیت کے مستحق ہیں۔